

## 20165- کیا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے یا چھوڑنا؟

سوال

رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں سفر کرنے والے کے لیے روزہ افطار کر لینا افضل ہے یا مکمل کرنا؟

پسندیدہ جواب

آنہار بعد اور جمصور صحابہ کرام اور تابعین کا مسلک ہے کہ سفر میں روزہ جائز اور صحیح ہے اور اگر مسافر روزہ رکھ لے تو وہ ادا ہو جائے گا۔

دیکھیں الموسوعۃ الفقہیۃ (73)۔

لیکن افضلیت میں تفصیل ہے:

پہلی حالت:

جب سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا برابر ہو، یعنی مسافر پر روزہ اثر انداز نہ ہو تو اس حالت میں مندرجہ ذیل دلائل کے اعتبار سے روزہ رکھنا افضل ہو گا:

ا- ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رمضان کے مہینے میں سخت گرمی کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلے اور گرمی کی وجہ سے اپنے ہاتھ سر پر رکھتے تھے، اور ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے علاوہ کسی اور شخص کا روزہ نہیں تھا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (18945) صحیح مسلم حدیث نمبر (1122)۔

ب- نبی صلی اللہ علیہ وسلم بری الذمہ ہونے میں جلدی کرتے تھے، کیونکہ قضاۓ میں تاخیر ہوتی ہے، اور رمضان کے روزوں کی ادائیگی کو مقدم کرنا چاہیے۔

ج- مکلف کے لیے اغلب طور پر یہ زیادہ آسان ہے، اس لیے کہ لوگوں کے ساتھ ہی روزہ رکھنا اور افطار کرنا دوبارہ نئے سرے سے روزے شروع کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

د- اس سے فہیمت کا وقت پایا جاسکتا ہے، کیونکہ رمضان باقی مہینوں سے افضل ہے اور پھر یہ واجب کا محل بھی ہے۔

ان دلائل کی وجہ سے امام شافعی کا قول راجح ہوتا ہے کہ جس مسافر کے لیے روزہ رکھنا اور افطار کرنا برابر ہوں اس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے۔

دوسری حالت:

روزہ چھوڑنے میں آسانی ہو، تو یہاں ہم یہ کہیں گے کہ اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے، اور جب اسے سفر میں روزہ رکھنا کچھ مشقت دے تو اس کا روزہ رکھنا مکروہ ہو گا، کیونکہ رخصت کے ہوتے ہوئے مشقت کا ارتکاب کرنا صحیح نہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی رخصت قبول کرنے سے انکار ہے۔

تیسرا حالت:

اسے روزہ کی بنا پر شدید مشقت کا سامنا کرنا پڑے جبکہ برداشت کرنا مشکل ہو تو ایسی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہو گا۔

اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے :

امام مسلم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح میں مکہ کی طرف رمضان المبارک کے مہینے میں نکلے اور روزہ رکھا جب کراع الغیم نامی جگہ پر پہنچے، تو لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اوپر اٹھایا حتیٰ کہ لوگوں نے دیکھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی نوش فرمایا، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے ابھی تک روزہ رکھا ہوا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : یہی نافرمان ہیں یہی نافرمان ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزے کی وجہ سے مشقت ہو رہی ہے اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1114)۔

لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشقت کے ساتھ روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا۔

ویکھیں الشرح الممتع للشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ (355/6)۔

امام نووی اور کمال بن حمام رحمہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی افضلیت والی احادیث ضرر پر محول ہیں کہ جبکہ روزہ رکھنے سے ضرر پہنچے اس کے حق میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے، اور بعض احادیث میں تو اس کی صراحة بھی موجود ہے۔

احادیث میں جمع اور تبلیغ دینے کے لیے یہ تاویل کرنا ضروری ہے کیونکہ کسی ایک حدیث کے اھمیل یا بغیر کسی قطعی دلیل کے منسخ کے دعویٰ سے یہ زیادہ بہتر ہے۔

اور جن لوگوں نے سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں کو برابر قرار دیا ہے وہ مندرجہ ذیل حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے استدلال کرتے ہیں :

وہ بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو والاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھ لوں (کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے)؟

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب میں ارشاد فرمایا :

اگرچا ہو تو روزہ رکھ لو، اور اگرچا ہو تو نہ رکھو۔ متفقہ علیہ۔